



4814CH13

خوابِ آزادی

یاد کرتا ہوں میں اپنے خواب کی ہر بات کو
یہ ہوا محسوس جیسے خود میں ”زندہ باد“ ہوں
خود ہی کوزہ، خود ہی کوزہ گروہی مضمون ہے
وہ جو مائی باپ تھے حاکم وہ سب فرزند ہیں
آج کرنا ہے مجھے آزادیوں کو احترام
اب سزاوارِ سزا ہوگا نہ کوئی بھی قصور

اپنی آزادی کا دیکھا خواب میں نے رات کو
میں نے یہ دیکھا کہ میں ہر قید سے آزاد ہوں
اب مجھے قانون کا ڈر کیا، مرا قانون ہے
جنہی تھیں پابندیاں، وہ خود مری پابند ہیں!
ملک اپنا قوم اپنی اور سب اپنے غلام
جس گلہ لکھا ہے مت تھوکو! میں تھوکوں گا ضرور



وہ مجھے روکے میں رُک جاؤں یہ ہے خواب و خیال
 جس جگہ چاہے رکوں اور جس جگہ چاہے مڑوں
 ناز اس قانون کے آخر اٹھاؤں کس لیے
 کوئی تو سمجھائے مجھ کو یہ تکلف کیوں کروں!
 تھانوی ہرگز نہیں ہوں اب میں تھانیدار ہوں

اک ٹرینک کے پولیس والے کی کب ہے یہ مجال
 میری سڑکیں ہیں تو میں جس طرح بھی چاہوں چلوں
 سائیکل کی رات میں بتی جلاؤں کس لیے
 ریل اپنی ہے تو آخر کیوں ٹکٹ لیتا پھروں
 کیوں نہ رشت لوں کہ جب حاکم ہوں میں سرکار ہوں





چور بازاری کروں یا شاہ بازاری کروں!
گھی میں چربی کے ملانے کی ہے آزادی مجھے
اب ڈرا سکتی نہیں گا کہ کی بربادی مجھے
میں ستم گر ہوں، ستم پیشہ، ستم ایجاد ہوں!
مجھ کو یہ حق پہنچتے ہیں سب کہ میں آزاد ہوں
کیا بیک جب نیند سے چونکا تو دیکھا یہ حقیر
اپنی آزادی ہی کی پابندیوں کا ہے اسیر

(شوکت تھانوی)

معنی یاد کیجیے

کوزہ	:	مٹی کا پیالہ، گھر
کوزہ گر	:	کوزہ بنانے والا (کھار)
فرزند	:	سزا کے لائق
یک بیک	:	اچانک، یکا یک
حقیر	:	کم تر
اسیر	:	قیدی

سوچے اور بتائیئے۔

1. شاعر نے خواب میں کیا دیکھا؟
2. شاعر کے بے خوف ہونے کی کیا وجہ تھی؟
3. ”خود ہی کوزہ، خود ہی کوزہ گروہی مضمون ہے“ اس مصروع میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟
4. شاعر نے اپنے آپ کو تھانے دار کیوں کہا ہے؟
5. چور بازاری اور شاہ بازاری سے کس طرح گھر بھرا جاسکتا ہے؟
6. گاہک کی بر بادی گھر میں چربی ملانے سے کیسے ہو سکتی ہے؟
7. نیند سے بیدار ہونے کے بعد شاعر اپنے آپ کو کن پابندیوں میں گھرا پاتا ہے؟

مصراعوں کو مکمل کیجیے۔

ملک اپنا قوم اپنی اور سب اپنے غلام.....
اب سزا وار سزا ہوگا نہ کوئی بھی قصور
 میری سڑکیں ہیں تو میں جس طرح بھی چاہوں چلوں.....
تھانوی ہرگز نہیں ہوں اب میں تھانیدار ہوں

نیچے لکھے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

احترام سزاوار رشوت حیر

ان لفظوں کے مقابلہ لکھیے۔

آزادی قید زندہ باد غلام اسیم بر بادی

دارالگا کر لفظ بنائیے۔

ایمان عزت وفا تھانے چوکی

عملی کام

- اس نظم کا مرکزی خیال لکھیے اور جو اشعار آپ کو پسند ہوں انھیں یاد کیجیے۔
- چند مزاجیہ شعرا کے کلام کو لا بصری سے حاصل کر کے پڑھیے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے۔

ہم نوالہ، ہم مشرب اور ہم خیال وغیرہ مركب الفاظ ہیں۔ ان میں ”ہم“ ساختہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح درج ذیل کے لیے مرکب لفظ لکھیے جن کے پہلے ہم استعمال ہو۔

ایک ہی نام کا	=
ایک ہی مذہب کا	=
ایک شکل کا	=
برا برا کی عمر کا	=
ساتھ سفر کرنے والا	=

غور کرنے کی بات

- اس نظم کے شاعر ”شوکت تھانوی“ ہیں جو اپنی مظرافت کے لیے مشہور ہیں۔ مزاجیہ ایسی نظم جس کو پڑھ کر بے اختیار ہنسی یا منکر اہٹ آجائے اور معاشرے میں پھیلی ہوئی خرابیوں پر چوٹ بھی کی جائے وہ طنز یہ نظم کہلاتی ہے۔
- ”شوکت تھانوی“ کا اصل نام محمد عمر تھا۔ وہ تھانہ بھون ضلع مظفر گر کے رہنے والے تھے۔ اسی لیے وہ اپنے نام کے ساتھ ””تھانوی““ لگاتے تھے۔ ان کی نظم کا یہ مصروع

” ”تھانوی ہر گز نہیں ہوں اب میں تھانے دار ہوں“

اس لیے بھی دلچسپ ہے کہ اس میں انہوں نے ” ”تھانوی““ کی رعایت سے لطف پیدا کرنے کے لیے خود کو ” ”تھانے دار““ کہا ہے۔